اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (الاعراف: ۲۸)

عامل پایا، لہٰذا یہ حکم ہمیں اللہ ہی نے دیا ہے۔ کہہ دو اللہ کبھی بھی بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ کی طرف جھوٹ موٹ ایسی باتیں منسوب کر رہے ہو جن کا تم کوئی حقیقی علم نہیں رکھتے۔

یہ تردید ہوئی اہلِ عرب کی اس حد درجہ سفیہانہ و بیہودہ رسم کی کہ وہ مادر زاد برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کے طواف کو بہت بڑی نیکی سمجھتے تھے اور ستم بالائے ستم یہ کہ اپنی اس حماقت کو اللہ ہی کی طرف منسوب بھی کرتے تھے۔ آگے فرمایا:

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ (الاعراف: ۲۹-۳۰)

کہہ دو میرا ربّ تو بس عدل و قسط کا حکم دیتا ہے۔ اور اس کا کہ تم ہر عبادت میں اپنا رُخ سیدھا اسی کی جانب رکھو اور صرف اسی کو پکارو (اطاعت کو صرف اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ اس نے جس طرح تمہیں ابتداء میں پیدا کیا تھا اسی طرح تم لوٹ جاؤ گے۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت سے سرفراز فرمایا اور ایک گروہ پر گمراہی مسلّط ہو کر رہ گئی، اس لیے کہ خود انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا دوست بنا لیا ہے اور اپنی (جہالت میں) سمجھ یہ رہے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر ہیں۔

یہ گویا خلاصہ ہو گیا قرآن اور اسلام کی اساسی تعلیمات کا۔ یعنی ایمان باللہ، نظری و عملی ہر نوع کی توحید خالص کے ساتھ اور ذاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں اس تصوّر کے ساتھ کہ وہ خود بھی عادل و منصف ہے اور عدل و انصاف کا حکم بھی دیتا ہے ——— اور ایمان بالمعاد یعنی یہ کہ انسان کی حیاتِ دُنیوی ہی کل زندگی نہیں بلکہ اصل زندگی اس کے بعد ہے جب کہ وہ اپنے اصل مبدأ کے جانب لوٹے گا۔ اور یہ عظیم حقیقت کہ ہدایت و ضلالت کے باب میں اوّلین انتخاب خود انسان کا اپنا ہے، کہ آیا وہ شیطان لعین اور اس کی ذرّیت صلبی و معنوی کو اپنا دوست بناتا ہے یا رحمٰن اور اولیاء الرّحمٰن کو۔

© rasailojaraid.com

آخر میں فرمایا:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (الاعراف: ۳۱)

اے اولادِ آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہا کرو اور کھاؤ اور پیو، البتہ اسراف نہ کرو۔ اس لیے کہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

یہ گویا خلاصہ ہو گیا اسلام کی عملی تعلیمات کا ـــــــ خصوصاً اس نہج سے کہ وہ رہبانیت کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ نہ لباس میں زیبائش و آرائش کا اہتمام ہرگز کوئی خلافِ تقوٰی بات ہے، نہ کھانا اور پینا خلافِ تقوٰی و تدیّن امور ہیں ـــــــ یہ عام فطرتِ انسانی کے تقاضے ہیں جن میں عدل و قسط ملحوظ رہیں تو ان میں سے کوئی بھی بذاتہٖ شر نہیں ہے۔ البتہ تکلّف اور اسراف یقیناً بُری باتیں ہیں، جن سے لباس کے معاملے میں بھی بچنا چاہیے اور کھانے پینے کے معاملات میں بھی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

بقیہ : اسلام کا سیاسی نظام

اور ابلیس اپنے مشیروں کو زور دے کر کہتا ہے کہ نظامِ کہنہ کے پاسدارو! بڑی تیزی کیساتھ پوری دنیا میں پھیل جاؤ اور ہر ممکن کوشش کر کے اسلام کے اس عادلانہ نظام کو چشمِ عالم یا نگاہِ انسانی سے چھپا دو اور ہٹا دو۔ چنانچہ سنئے۔

چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محرومِ یقیں
ہے یہی بہتر الٰہیات میں الجھا رہے
یہ کتاب اللہ کی تاویلات میں الجھا رہے
ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات
مست رکھو ذکر و فکرِ صبحگاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

★★★

© rasailojaraid.c

ھدایت القرآن (۸)

مولانا محمد تقی امینی

اُمّتِ مسلمہ کی عالمی قیادت کے لیے چند بنیادی انتظامات

عقائد و اعمال میں ہدایت و رہنمائی کی تجدید

ہدایت و رہنمائی کا سلسلہ شروع سے چلا آ رہا تھا۔ اب نئی امت کی عالمی قیادت کے اعلان و انتظام کے بعد نئے انداز میں اس کو بیان کیا جا رہا ہے جس میں اصولی باتیں زیادہ اور فروعی باتیں کم ہیں۔ اور جس میں اندرونی زندگی اور اس میں بگاڑ کی جڑوں کی طرف زیادہ توجہ ہے۔ یہ انداز بیان کسی کتاب کا نہیں ہے بلکہ ہدایت و رہنمائی کا ہے جس کی انگلی مریض کی نبض پر ہے اور جس کے سامنے اندر و باہر کی "ایکسرے رپورٹ" ہر وقت موجود رہتی ہے۔

اس انداز بیان میں زندگی کی باریکیوں، فطری سچائیوں، اخلاقی خوبیوں، اجتماعی ضرورتوں اور روحانی رابطوں سبھی کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ پھر قدم قدم پر انسان کے ضمیر کے "تار" کو چھیڑا گیا اور سب سے اس کا تعلق جوڑا ہے۔

یہ تجدید (نیا کرنا) صرف انداز بیان میں نہیں ہے، بلکہ نئی امت کی عالمی قیادت کی مناسبت سے کئی طرح سے ہے مثلاً مختلف قسم کی آمیزشوں اور ملاوٹوں سے ہدایت و رہنمائی کو پاک و صاف کیا گیا، حسب ضرورت اس میں کاٹ چھانٹ کی گئی، اس میں ترمیم و اضافہ کیا گیا اور ایک ایسے سانچے میں اس کو ڈھالا گیا جس میں سب کے لیے ہدایت و رہنمائی ہے، کسی فرقہ گروہ اور زمانہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ راقم الحروف نے اپنی عربی کتاب "الأسس الفكرية الايمانية للدستور القرانی" (جو مصر سے شائع ہو گئی ہے) میں کچھ تفصیل سے اس پر بحث کی ہے، شاید اس کا مطالعہ مفید ہے۔

توحید کا ذکر اور شرک کی تردید

ابتداء توحید کے ذکر اور شرک کی تردید سے کی گئی ہے کہ ہدایتِ الٰہی کے فکری و عملی نظام

© rasailojaraid.
© rasailojaraid.

میں اسی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے ۔ چنانچہ توحید کا مطلب ہی یہ ہے کہ ایک اور صرف ایک اللہ پر ایمان اور اُسی پر اعتقاد رکھنا ۔ یہ ایمان و اعتقاد اللہ کو صرف جان لینے اور مان لینے کا نام نہیں ہے بلکہ ایک مضبوط ذہنی فیصلہ ہے جو پوری قوت کے ساتھ ذہن میں سمایا رہتا ہے اور فکر و عمل کی ساری قوتیں اسی کے زیر اثر کام کرتی ہیں ۔ اس طرح ہدایتِ الٰہی میں توحید فکر و عمل کی وہ پختہ بنیاد عطا کرتی ہے جس پر زندگی کی پوری عمارت تیار ہوتی ہے ۔

وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ۝
إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَآ أَنزَلَ
اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِن مَّآءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝
وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللّٰهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ
كَحُبِّ اللّٰهِ ۖ وَالَّذِينَ اٰمَنُوٓا أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ
ظَلَمُوٓا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا وَّأَنَّ اللّٰهَ
شَدِيدُ الْعَذَابِ ۝ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ
اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝
وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا
تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۖ
وَمَا هُم بِخٰرِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝

اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔ بیشک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے بدلنے میں اور جہازوں میں جو سمندر میں لوگوں کی نفع دینے والی چیزیں لے کر چلتے ہیں اور اس پانی میں جو اللہ آسمان سے اتارتا ہے پھر اس سے مردہ (خشک) زمین کو زندہ کرتا ہے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلاتا ہے اور ہواؤں کے بدلنے

© rasailojaraid.com